

# امریکہ میں کسانوں کے بازار کا فروغ

متن اور تصاویر: سہستین جان

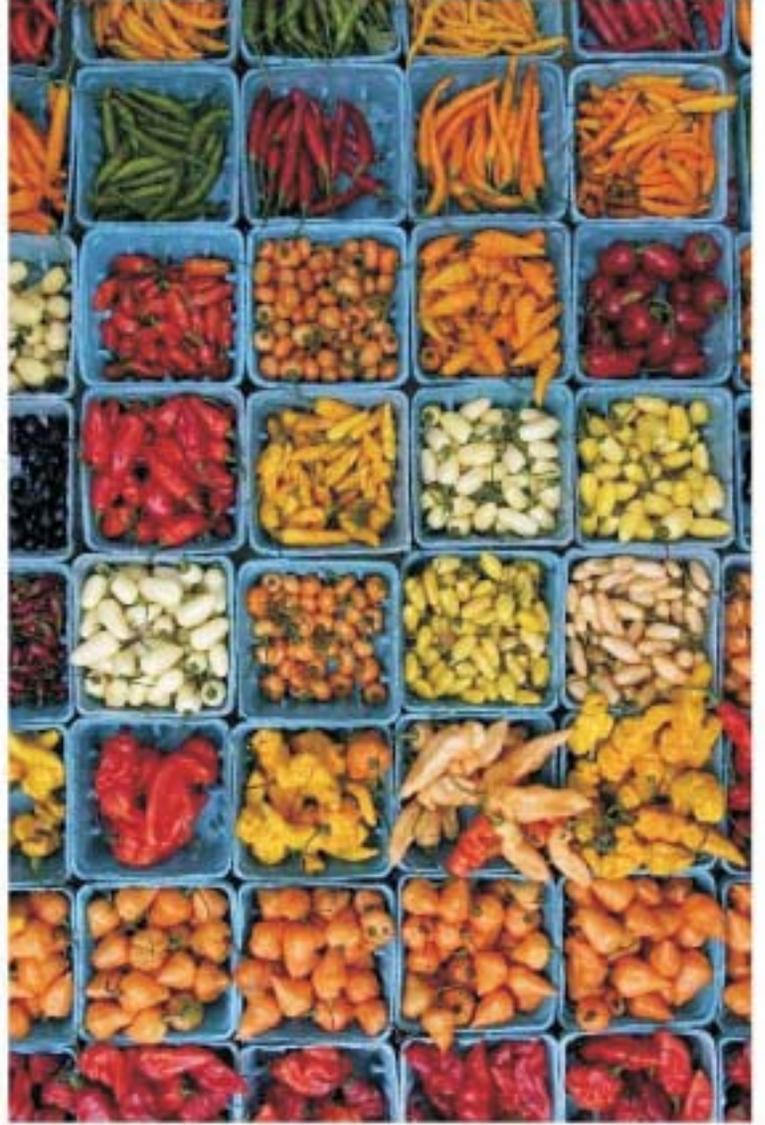
ماحولیاتی حساسیت اور نامیاتی غذا کے  
اس دور میں امریکہ میں کسانوں کے بازار بڑے  
پیمانے پر تجارت کر رہے ہیں۔

**دو** سال پہلے ڈیڑھ لاکھ ہیکٹارے کھانے کا پورے بھی کھاتے تھے وہ اپنے  
مقام پیداوار سے اوسطاً ۲۱۰۰ کلومیٹر کا فاصلہ طے کر کے ان کے  
کھانے کی پلٹ تک پہنچتا تھا۔ وہ بڑے بڑے سپر مارکیٹ اور فاسٹ فوڈ  
ریستورانوں سے ڈھیر سارے غذائی پیکٹ اور پراس کی ہوئی غذائیں خرید  
لیا کرتے تھے۔ اس طرح کی غذائیں کھاتے رہنے کی وجہ سے وہ ہائی  
کولسٹرول، ہائی بلڈ پریشر اور ڈیابٹس کا شکار ہو گئے۔

اب ان کی عمر ۵۷ برس ہے، فیڈرل سروں کی ملازمت سے سبکدوش  
ہو چکے ہیں، زیادہ چھل اور سبزیاں کھاتے ہیں جو ایلکولٹریا، ورجینیا  
میں، بالکل وائٹن ڈی سی کے مضامین میں، جہاں وہ رہتے ہیں، وہاں سے  
۳۲۰ کلومیٹر کے فاصلے کے اندر ہی سے آتی ہیں۔ انہیں یہ سب چیزیں کیسے  
ملتی ہیں؟ ایک کسان بازار سے جہاں چھوٹے چھوٹے مقامی فارم والے اپنے  
چھل، سبزیاں، پیاز، بھنن اور بہت ساری دوسری چیزیں لے کر چھوٹے  
چھوٹے عارضی جیموں میں عام طور سے ہفتے میں ایک بار آتے ہیں۔ اگرچہ کچھ  
کاشتکار اپنی چیزیں فروخت کرنے کے لیے کچھ لوگوں کو لگا لیتے ہیں، لیکن اکثر وہ  
پیشہ فروشوں میں براہ راست لاتے ہیں اور خود ہی بیچتے ہیں۔

میکس اور ان کی بیوی شارڈ اور جینیا کے مقامی کسان بازار سے ہر ہفتے تقریباً  
۶۰ ڈالر کا سامان خریدتے ہیں۔ تازہ ٹماٹر، آلو، سبزیاں اور گوشت وغیرہ لیتے  
ہیں اور فصل کی کیفیت کے بارے میں کسانوں سے باتیں کرتے ہیں۔ نئی  
نقد اکاؤنٹ اور ورزش کے پروگرام کے نتیجے میں میسر کہتے ہیں کہ "میرا بلڈ پریشر  
بالکل کم ہو گیا ہے، میرے ڈاکٹروں کو حیرت ہے۔"

مسیچوٹس کی ٹیلیس یونیورسٹی نے ۱۹۹۳ میں ایک جائزہ شروع کیا تھا۔  
جس سے معلوم ہوا کہ عام امریکی اب بھی اپنی غذائیں اسی طرح کوئی ۲۱۰۰



سب سے اوپر: نیویارک سٹی کے یونین اسکوائر گرین مارکیٹ  
میں مرچوں اور میاں مرچوں کی بھاری۔

اوپر: انکاسٹر سینٹرل مارکیٹ، پنسلوانیا میں پھلوں اور  
سبزیوں کا ایک اسٹال۔



ملانے اور کم آمدنی والوں کو کھانا دہانہ پر صحت بخش غذا کی فراہمی میں مدد کرنے کی غرض سے آیا کرتے ہیں۔

ان کا خیال ہے کہ کھیتی میں کم سے کم جراثیم کش دواؤں کے استعمال سے زمین کو کم نقصان پہنچتا ہے لیکن انھیں ڈانٹتے بھی پسند ہیں۔ وہ عجیب سے بھدے نمائروں کی ایک نوکری کی طرف اشارہ کرتے ہوئے جو پرانے بچوں سے پیدا گئے گئے ہیں کہتے ہیں ”وہ واقعی کیسے بد نما ہیں، لیکن ان کا ڈانٹنا ضروری ہے۔ پر مارکیٹ کے نمائروں میں وہ مزہ ہو ہی نہیں سکتا۔ کیونکہ انھیں پکنے سے پہلے ہی توڑ لیا جاتا ہے اور انھیں ایسا بنایا گیا ہے کہ دور تک لے جانے کے قابل ہوں۔ وہ اس طرح تیار کیے جاتے ہیں کہ خوشنما معلوم ہوں، اس لیے وہ دکھانوں پر بھی اچھے لگتے ہیں۔“

لیکن آج کی عالمی منڈی کے دور میں کیا کسانوں کے بازاروں کو برقرار رکھا جاسکتا ہے؟ امریکی محکمہ زراعت میں مارکیٹنگ کے ایک ماہر لائڈ سے کہتے ہیں کہ خریداروں میں ان کی مقبولیت بڑھتی چلا رہی ہے۔ گاہک تازہ اور مقامی طور پر پیدا کی ہوئی چیزیں پسند کرتے ہیں۔ ۲۰۰۶ میں گلے کے ایک جائزے میں بتایا گیا ہے کہ جن خورد و فرودوں سے ہات کی گئی، ان میں سے ۲۵ فیصد نے کہا کہ فارموں کی پیداوار سے ان کی جو آمدنی ہوتی ہے ان کا بڑا وسیلہ کسانوں کے بازار ہوتے ہیں۔ ۲۰۰۵ میں کسانوں کے ہر بازار کی اوسط سالانہ فروخت ۲ لاکھ ۳۵ ہزار ڈالر تھی اور خورد و فرودوں کی اوسط سالانہ فروخت ۱۰۸ لاکھ ڈالر تھی۔

حکومت امریکہ کے ایک سابق ملازم مائیکل ٹاور، پروفیشنل ڈی سی کے ایڈمس مورگن فارمرس مارکیٹ میں ۱۹۷۳ سے چلے اور بنزریاں بچ رہے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ پچھلے دو برسوں میں کسان بازاروں کی مقبولیت واقعی بڑھی ہے۔ ابھی دو برس پہلے انھیں یہ فکر ہوئی تھی کہ انھیں کہیں دوکان بند نہ کرنی پڑے۔

ٹاور سرکاری نوکری چھوڑنے کے بعد اسرائیل کے ایک فارم میں کاشتکاری سے دلچسپی لینے لگے تھے۔ وہ کہتے ہیں کہ ”میں جانتا ہی نہیں تھا کہ کاشتکاری کی طرف میرا رجحان ہے۔“ انھوں نے سرمایہ کاری کی غرض سے ۱۹۷۱ میں ایک فارم خریدا لیکن پھر اس میں پوری طرح کاشتکاری کرنے لگے۔

ٹاور کہتے ہیں کہ وہ جو کچھ کر رہے ہیں اس سے بہت کمائی نہیں ہوتی، وہ اپنا مال مقامی کوآپریٹو بازاروں اور ایک کالج کو بھی فروخت کرتے ہیں۔

لیکن ٹاور بالکل تھیں کم رکھتے ہیں۔ بہتر سے کسان بازاروں میں غذا انہیں ہر مارکیٹ کی یہ نسبت زیادہ مہنگی ہو سکتی ہیں۔ مثال کے طور پر قریب ہی ڈیویو پونٹ پوائنٹ کسان بازار میں عام طور سے ٹماٹر کا دام دو ڈالر فی ٹون سے زیادہ ہوتا ہے۔ وہ اطراف و مضافات میں ان غریب لوگوں کو واجباً دام پر صحت بخش غذا فراہم

کلو میٹر کے فاصلے سے حاصل کرتے ہیں۔ کچھ ماہرین ماحولیات اور ماہرین صحت کہتے ہیں کہ یہ صرف فاصلوں کی بات نہیں ہے، بلکہ یہ کہ غذا انہیں جتنی دور سے آتی ہیں ان کی تازگی اتنی ہی کم ہوتی جاتی ہے اور اس کی بیکنگ اور نقل و حمل پر زیادہ مہنگے صرف ہوتا ہے۔ لیکن میسر جیسے بہتر سے لوگ اپنے طور طریقے بدلنے جا رہے ہیں۔ وہ کسانوں کے مقامی بازاروں میں جا کر تازہ چیزیں خریدنے لگے ہیں۔ امریکی محکمہ زراعت کا کہنا ہے کہ ۲۰۰۶ تک ملک میں کسانوں کے ۳۳۸۵ منظم بازار تھے جو کہ ایک ہائی ٹیل ۲۳۱۰ تھے۔

نیویارک شہر میں کسانوں کے بازار کا بڑا کام ہار ہے۔ بڑے بڑے مشہور ریستوران، شیف اور ہائی ووڈ کے مشاہیر اپنے شہر کے اطراف میں ۲۹۰ کلو میٹر کی حدود کے اندر کاشت کی جانے والی غذا انہیں خریدتے ہیں۔ یونین اسکوائر میں گرین مارکیٹ کے سینٹر مارکیٹ ٹیبر موٹ لٹی پونگی ان سب قلمی ستاروں کو یاد کرتے ہیں جنہیں انھوں نے دیکھا تھا: ”ٹریل چٹل“ کے انتھونی پورڈین، قلم پروڈیوسر پیٹر ہولمین اور اداکارہ ڈاگما تاکرمن۔ وہ کہتے ہیں کہ ”یہ فیرسٹ لاسٹا ہی ہے۔“

قلمی پونگی کہتے ہیں کہ لوگ مختلف اسباب کی بنا پر آتے ہیں: کچھ لوگ مقامی کسانوں کی مدد کرنا چاہتے ہیں، کچھ دیکھنے والی غذا انہیں چاہتے ہیں، کچھ ایسی سبز یوں کی تلاش میں آتے ہیں جو کہیں اور نہیں ملتیں۔ کچھ ایسے بھی ہیں جو کسانوں سے باتیں کرنے اور دوستوں سے ملاقات کے لیے آتے ہیں جو کہ ایک ایسا سماجی فائدہ ہے جو ہر مارکیٹ میں نہیں حاصل ہو سکتا۔

نیل ایم زمرین، نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف اسٹینڈرڈس اینڈ ٹیکنالوجی میں تحقیقی سائنسدان ہیں، کسی کسی انتظام ہفتہ پر پروفیشنل ڈی سی کے ایڈمس مورگن فارمرس مارکیٹ میں لوگوں سے ملنے

نیویارک سٹی کے یونین اسکوائر گرین مارکیٹ میں ایک خاتون تازہ جڑی بوٹیاں خریدتی ہوئیں۔



بازاروں میں ۱۹۷۳ سے کام کر رہی ہیں وہ کہتی ہیں کہ ان کی فیملی ہر پختے سات بازاروں میں جاتی ہے اور ہر بازار سے انھیں پانچ سو تا ایک ہزار ڈالر کی کمائی ہو جاتی ہے۔

ایڈل مین کی آمدنی گزشتہ دو برسوں میں تقریباً ۵۰ فیصد بڑھ گئی ہے، جب سے وہ فیملی آپاریوں کو سودا بیچنے لگی ہیں، جنہیں خاص قسم کی چیزوں کی طلب ہوتی ہے۔ ان کے فارم میں افریقی چیزوں پر خاص توجہ دی جاتی ہے جیسے کہ خاص قسم کی لال مرچیں، لیکن وہ تین قسموں کے گول بیکن کی بھی کاشت کرتی ہیں: فرانسسی، افریقی اور تھائی۔

امریکی کسان بازار ہندوستان کے روایتی بھاتی والے سے کتنا مختلف ہے؟ سمیتا نروال جو سابق سماجی ہیں، ہندوستان میں پٹی بڑھی ہیں اور اب خود اپنا کاروبار کرتی ہیں اور کسان بازار میں جام

سب سے اوپر: کسان لگنا ایڈل مین ورجینیا کے سٹی آف فالس چرچ فارمرس مارکیٹ میں اسٹرا بیبریاں سجاتی ہوئیں۔ اوپر: رونکس، ہینسلوونیا کا ایک فارم۔

کرنے کی کوشش کرتے ہیں، جو موٹوں اور بچوں کے پروگرام کے لیے کسان بازاروں پر انحصار کرتے ہیں۔ یہ ایک سرکاری پروگرام ہے جس کے مطابق کم آمدنی والے لوگوں کو مفت واک چر فرام کے لیے جاتے ہیں کہ ان بازاروں سے وہ غذا انہیں خرید سکیں، جو بازار ان واک چروں کو تسلیم کرتے ہیں انھیں اس پروگرام سے اوسط ۶۹۶، ۱۷ ڈالر کی آمدنی ہوتی ہے۔

اس میں کامیابی کا اندازہ لانا ایڈل مین کے سبزی کے کاروبار میں کامیابی سے کیا جاسکتا ہے جو ورجینیا اور میری لینڈ کے کسان

داٹن: ایک کسان پورٹ لینڈ فارمرس مارکیٹ اورنگن میں مرچوں کو بھونتا ہوا۔  
 داٹن وسط میں: سینٹرل مارکیٹ، لنکاسٹر ہینسلوانیا میں ایک امیش کسان کا اسٹال۔  
 داٹن نیچے: جیلون کوہر یارک، ہینسلوانیا کے لکس مونٹ فارم میں اہلے ہوٹے کے اندر۔



اور جیلی بیچتی ہیں کہتی ہیں کہ چیزوں کی تازگی کا بنیادی نثر یہ بہت مختلف نہیں ہے۔ وہ کہتی ہیں "دونوں حالتوں میں کولڈ اسٹوریج اور لمبی دوری تک نقل و حمل کا عمل دخل نہیں ہے۔ فرق یہ ہے کہ بھانگی والے درمیانی لوگ ہیں جبکہ یہاں کا شکار پناہ مال خود براہ راست لاکر بیچنے کے موقع سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔

مگر وہ کہتی ہیں کہ امریکہ میں کسانوں کے پاس اپنے ٹرک ہیں، وہ اپنا مال خود شہر میں لاسکتے ہیں اور شہر بھی انھیں اپنا مال بیچنے کے لیے جگہ فراہم کرتے ہیں جس کے لیے عام طور سے برائے نام فیس لی جاتی ہے۔ لیکن ہندوستان میں سڑکوں کا نظام خراب ہے، لوگوں کو اپنی جگہ سے شہروں تک جانے پر بڑا وقت صرف ہوتا ہے۔ نروال کہتی ہیں "مال کنس بھی بیچا جائے، سوال یہ ہے کہ آیا آپ کسان کے ساتھ مناسب تجارت کر رہے ہیں؟..... آپ گوشت یا شراب کے اچھے دام دے رہے ہیں؟ آپ ان سبزوں کی (مستقل قیمت) کیوں نہیں دیتے جس میں آپ سب سے زیادہ کھاتے ہیں؟" نروال کے جام کی قیمت ہیر مارکیٹ کی بہ نسبت زیادہ ہے لیکن وہ نرسلے ڈاکٹوں میں ملتا ہے، مثلاً جامن، سنترے اور ونیلا کی آمیزش والا یا مرچوں والی چٹ پٹی پیٹلی جیلی۔ وہ کہتی ہیں کہ ان بازاروں میں بیچنے والے خود ایک ٹن ہے، جو کبھی کبھی مشکل بھی ہوتا ہے۔

وہ کہتی ہیں کہ "اچھے گا کھ تو عظیم ہوتے ہیں وہ دوست بھی بن جاتے ہیں، لیکن ہم مفت نمونے کے لیے جو کچھ کہتے ہیں وہ سب کھا جانے سے بچوں کو روکنے میں مشکل ہوتا ہے، خصوصاً گرمی کی پھیلاؤ میں جھنڈے جھنڈا آجاتے ہیں اور بوٹے کھانے کی کوشش کرتے ہیں۔" وین لمر جو کہ ایک فارم کا انتظام کرتے ہیں زیادہ تر نیو یارک کے یونین اسکوائر میں مرچ بیچتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں "کاشتکاری سے روزی تو کھالیتے ہیں لیکن اس کے ذریعے ایک پائی بھی کمانا بہت مشکل ہوتا ہے۔ ہاں مرچوں جیسے کسی ایک گوشے کو پکڑ لینے ضرور اہم ہے۔"

کسانوں کے یہ بازار جن کی مقبولیت اب شروع ہوئی ہے کچھ نئے نہیں ہیں۔ کسی بھی امیش کسان سے معلوم کریں جو جنوبی پنسلوانیا کے دیہی علاقوں میں رہتے ہیں۔ لنکاسٹر کاؤنٹی کے چاروں طرف کسی سڑک پر جائیں بڑے بڑے اسیٹلے فارم ہاؤس نظر آئیں گے۔ نیچر سیب، مکی اور ناشپاتی کے اشتہارات ہوں گے اور چھوٹی چھوٹی لڑکیاں سامنے کے گھن میں بیاز اور بیٹکی ہوئی پھلوں کی پائی بیچتی ہوئی نظر آئیں گی۔





نیوہونٹ فریش فارم مارکیٹ، واشنگٹن ڈی سی میں ایک گلاہک نمائروں کا معائنہ کرتا ہوا۔

## منظم خریدہ فروشی میں کسان اور خریدار سب کا فائدہ

ایک حلقہ جو ہندوستان کے بہترے فریجوں پر خصوصاً دیہی علاقوں میں، مفید طور پر اثر انداز ہو سکتا ہے، منظم خریدہ فروشی کا حلقہ ہے۔ بڑی بڑی ہندوستانی کمپنیاں بشمول ریلائنس، بھارتی اور آئی ٹی سی اسٹوروں اور لو ازمات پر ایروں ڈالر خرچ کرنے کے منصوبے بنا رہی ہیں تاکہ تازہ پیداوار کھیتوں سے براہ راست بازار تک وہ بھی کھاتی دام پر لائیں۔ اس قدر تنوع اور سرمایہ کاری صرف حکومت کے بس سے باہر ہے اور یہ سب ہو گیا تو دیہی علاقوں میں روزگار کے مواقع اور معیار زندگی دونوں ہی میں نمایاں بہتری آئے گی۔

ایک مطالعے سے معلوم ہوا ہے کہ اس وقت ہندوستانی کاشت کاروں کو اپنی پیداوار کی قیمت کا محض ۳۰ تا ۳۵ فیصد ملتا ہے جبکہ انتہائی منظم خریدہ فروشی والے ملکوں میں انہیں ۶۵ فیصد ملتا ہے۔ اونچی قیمتیں ملنے کی وجہ سے ہندوستان میں کھیتوں کی پیداوار سے آمدنی دوگنی ہو سکتی ہے۔ ہمیں ملک بھر میں ایسا نظر آنے لگا ہے کہ کسان منظم خریدہ فروشی اور ان سے ملنے والی بہتر قیمتوں کا فائدہ حاصل کر رہے ہیں۔ آخر کار ایسا معلوم ہوتا ہے کہ منظم خریدہ فروشی سے ایسے امکانات ہیں کہ زیادہ مسابقت اور دستیاب سرمایہ کے بہتر مصرف کی وجہ سے کسانوں اور خریداروں دونوں ہی کو فائدہ ہوں گے اور دیہی ورکروں کے لیے روزگار مہیا ہوں گے۔

— امریکی سفیر ڈیوڈ سی۔ ملہورڈ، نئی دہلی، ۱۸ ستمبر ۲۰۰۷ء

ایٹش بڑے روایتی قسم کے پھل ہیں، جو ۱۸ ویں صدی کے طرز کے لباس پہنتے ہیں۔ عام طور سے کاشتکاری پر گزارہ کرتے ہیں اور کار اور ٹیلی ویژن جیسی نئے دور کی آسانسوں سے گریز کرتے ہیں۔ انکا سٹریٹنٹل مارکیٹ جو شہر کے وسط میں ایٹشوں کی بنی ہوئی ایک وسیع عمارت میں واقع ہے وہاں ۱۷۳۰ سے کاروبار ہو رہا ہے۔ اندر آپ دیکھیں گے مسالے، گوشت، گھروں میں تیار کیے ہوئے شوربے، بھی ہوئی چیزیں اور آرٹ بھی۔ یہاں سیاح صرف خاص خاص چیزیں خریدنے کے لیے شہروں سے آتے ہیں۔

امریکہ میں جو بڑے بڑے تجارتی اداروں سے وابستہ فارم کے لیے مشہور ہے یہ بات صاف ہے کہ دیگر متبادل صورتوں کی گنجائش ہے اور چھوٹے پیمانے کی فصلوں اور فیملی فارموں کی واہسی ہو رہی ہے۔

سوشل جان ہندوستانی قوم کا دار و نوکر افریقہ، جو دانشمن ڈی سی میں رہتے ہیں۔

مہربانی فرما کر اس مضمون کے بارے میں اپنی رائے ظاہر کریں۔ اس پتہ پر لکھئے۔ [editor@spn.gov](mailto:editor@spn.gov)

